پاکستان نیوز ہیڈ لائنز 5 اپریل 2019

۔پاکستان کی سیاسی وفوجی قیادت امریکی مفاد میں کام کرنے کے لئے ایف اے ٹی ایف کے مطالبات کو جواز بنارہی ہے
۔پاکستان کی موجودہ سیاسی صورتِ حال نے ایک مرتبہ پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ جمہوریت ذاتی مفادات کو پورا کرنے کا نظام ہے
۔ تحمل اور نارملائزیشن کی پالیسی ایٹمی پاکستان کے شیان شان نہیں ہے

تفصیلات:

پاکستان کی سیاسی وفوجی قیادت امریکی مفاد میں کام کرنے کے لئے ایف اے ٹی ایف کے مطالبات کو جواز بنارہی ہے

31مارچ 2019 کو سابق وزیر داخلہ چوہدری نثار خان نے کہا کہ، ایسا لگتا ہے کہ فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) ایک سیاسی ادارہ ہے جس کے ذریعے عالمی طاقتیں اپنے مفاد کے لیے پاکستان کو بلیک لسٹ میں ڈالنے کی سازش کر رہی ہے اور اس معاملے کا دہشت گردی یا اس کی مالی معاونت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

پاکستان میں پچھلے ایک سال سے سیاسی و فوجی قیادت ایف اے ٹی ایف کے معاملے کو بہت زیادہ اہمیت دے رہی۔ پاکستان کی قیادت کا یہ کہنا ہے کہ اگر ایف اے ٹی ایف نے پاکستان کو بلیک لسٹ میں شامل کر دیا تو ملک مزید شدید اقتصادی مسائل کا شکار ہو جائے گا۔ درحقیقت ایف اے ٹی ایف کے مقاصد سیاسی ہیں۔ بین الاقوامی ادارے مغرب، جس کی سربراہی امریکا کر رہا ہے، نے بنائے ہیں تاکہ ان کے ذریعے مختلف ممالک کو بلیک میل کر کے اپنے مفاد کے مطابق کام کرنے پر انہیں مجبور کیا جائے۔ ایف اے ٹی ایف کے سیاسی مقاصد کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان کے ایک اور سابق وزیر داخلہ سینٹر عبدالرحمان ملک نے 22 فروری 2019 کو سینٹ کی اسٹنڈنگ کمیٹی برائے داخلہ کے اجلاس میں کہا کہ انہوں نے ایف اے ٹی ایف کے سربراہ مارشل بلینگزلے کو خط لکھا تھا جس میں ان سے بھارتی وزیر اعظم مودی کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا کیونکہ وہ منی لانڈرنگ کرنے والوں کی مدد کر رہے ہیں اور راشٹریا سہونگ سنگھ کی مالی معاونت کرتے ہیں جو کہ ایک دہشت گرد تنظیم ہے۔ لیکن ایف اے ٹی ایف کے سربراہ نے جوابی خط میں لکھا کہ ایف اے ٹی ایف کوئی تفتیشی ادارہ نہیں ہے۔ یہ ادارہ ایک پالیسی ساز ادارہ ہے اور منی لانڈرنگ اور دہشت گردوں کی مالی معاونت کے خاتمے کے لیے درکار قانون سازی کے لیے سیاسی عزم پیدا کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ اس جواب پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر ایف اے ٹی ایف کا کام تفتیش کرنا نہیں ہے اور وہ ایک فرد، مودی، کے خلاف کارروائی کرنے سے اجتناب کر رہی ہے، تو پھر وہی ادارہ ایک خود مختار ملک، پاکستان، کے خلاف کیسے کارروائی کر سکتا ہے؟

درحقیقت ایف اے ٹی ایف کے سازشی کردار سے زیادہ پاکستان کی سیاسی وفوجی قیادت کے کردار اور طرز عمل پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ جب یہ واضح ہے کہ ایف اے ٹی ایف کوئی تفتیشی ادارہ نہیں اور صرف مختلف ممالک کو منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کے لیے مالی معاونت کو روکنے کے لیے قانون سازی کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے والا ادارہ ہے تو پھر پاکستان کی قیادت پاکستان کے عوام کو اس ادارے سے کیوں خوفزدہ کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی ہے؟ صورتحال یہ ہے کہ جس طرح مشرف-عزیز، کیانی-زرداری اور راحیل-نواز کے دور تک پاکستان کے مفاد کو قربان کرتے ہوئے امریکی مفاد کے لیے کام کرنے کے لیے یہ جھوٹ بولا گیا کہ اگر ہم نے امریکا کی بات نہ مانی تو وہ ہمارے علاقے میں گھس آئے گا، ہمارا تورا بورا بنادے گا اور ہمیں پتھر کے دور میں پہنچادے گا، اب باجوہ-عمران کے دور میں امریکا کی نئی محبت، بھارت، کو خطے میں طاقتور بنانے کے لیے ایف اے ٹی ایف کی بلیک لسٹ سے خوفزدہ کر کے کشمیر کی جدوجہد آزادی میں سیاسی، مالی اور عسکری مدد کرنے والی تنظیموں کو کچلا جارہا ہے۔ جس طرح افغانستان میں امریکا کی 18 سال تک نام نہاد "دہشت گردی" کے خلاف جنگ، جو کہ اسلام کے خلاف جنگ ہے، میں مدد کر کے پاکستان نے کوئی سیاسی ومعاشی فوائد حاصل نہیں کیے بلکہ ہر قسم کا نقصان ہی اٹھایا ہے، اسی طرح اب ایف اے ٹی ایف کی شرائط کو پورا کر کے بھی پاکستان کو کوئی سیاسی ومعاشی فوائد حاصل نہیں ہوں گے۔ امریکا اور اس کے نام نہاد بین الاقوامی اداروں کی باتیں تسلیم کر کے ہم خسارے کا ہی سودا کریں گے لہٰذا ان کے مطالبات کو مسترد کیا جانا انتہائی ضروری ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا،

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ

"مومنو! اگر تم کافروں کا کہا مان لو گے تو وہ تم کو الٹے پاؤں پھیر کر (مرتد کر) دیں گے پھر تم بڑے خسارے میں پڑ جاؤ گے "(آل عمران: 149)۔

پاکستان کی موجودہ سیاسی صورتِ حال نے ایک مرتبہ پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ جمہوریت ذاتی مفادات کو پورا کرنے کا نظام ہے

پاکستان کے تمام اخباروں کا صفحہ اول پی ٹی آئی کے اندر موجود دھڑے بندی کے کھل کر سامنے آجانے سے بھرا ہوا ہے۔ وہ لوگ جنہیں عمران خان نے اس بنا پر اپنی پارٹی میں خوش آمدید کہا کہ یہ "electables" ہیں، ایک ایسے موقع پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے ہیں جب پاکستان شدید معاشی بحران سے دوچار ہے۔

سیاسی دھڑے بندی اور گروپنگ پاکستان کی سیاست میں اس قدر عام ہے کہ اسے کوئی عجیب بات نہیں سمجھا جاتا۔ جمہوری سیاست دان ذاتی مفاد کے حصول کے لیے کسی جماعت میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اور پھر جب انہیں کسی اور جماعت کا حصہ بننے میں زیادہ فائدہ نظر آتا ہے تو وہ اس میں چھلانگ لگا دیتے ہیں۔

اس شرمناک صورتِ حال کا براہِ راست تعلق جمہوری سیاست سے ہے۔ جمہوریت جو کہ ایک ذاتی مفادات کو پورا کرنے کا نظام ہے، اس میں چھن کر وہی لوگ آگے آتے ہیں جو اپنے ذاتی مفادات کا حصول چاہتے ہیں خواہ یہ مفاد دولت میں اضافہ کرنا ہو، یا طاقت اور اثر ورسوخ کا حصول ہو۔ مفاد ہی ان لوگوں کو کسی ایک پارٹی میں اکٹھا کرتا ہے اور مفاد ہی ان لوگوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔ کیا ایک ایسے وقت جبکہ پاکستان کے عوام غربت اور مہنگائی کے سیلاب میں ڈوب رہے ہیں، پاکستان کی حکمران جماعتوں کے لیڈروں کا ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس جمہوری سیاست میں عوام کی حیثیت بھیڑ بکریوں سے زیادہ نہیں، کہ جنہیں ذاتی مفادات کی خاطر قربان کر دیا جاتا ہے۔

مغرب کی پھیلائی ہوئی اس جمہوری سیاست میں پختہ اور اعلیٰ افکار اور نظریات کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ مغرب اور پاکستان کی سیاست میں فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں جماعتیں مستحکم ہیں جبکہ پاکستان میں جماعتیں اتار چڑھاؤ کا شکار رہتی ہیں کیونکہ کیونکہ اصل اقتدار سیاست دانوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ فوجی قیادت میں موجود کرپٹ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ کرپٹ عناصر کسی جماعت کو اس بنیاد پر اقتدار میں شامل نہیں کرتے کہ وہ کسی حد تک پاکستان کے مسائل کو حل کرنے کی قابلیت رکھتی ہے بلکہ کونسی جماعت کو اقتدار میں لانا پاکستان میں نافذ استعماری نظام کو برقرار رکھنے اور خطے میں امریکہ کے مفادات کو پورا کرنے کے لیے بہتر ہے۔ لہٰذا مغرب کے مقابلے میں پاکستانی جمہوری سیاست کا ذاتی مفادات پر مبنی ہونا زیادہ واضح ہے۔

اس متعفن سیاسی کلچر کے خاتمے کا ایک ہی راستہ ہے کہ موجودہ جمہوری ریاستی ڈھانچے کو اسلامی ریاست سے تبدیل کر دیا جائے۔ اسلامی ریاست میں معاشرے کے ہر پہلو میں اسلام کا نفاذ تقویٰ کے ماحول کو جنم دیتا ہے۔ ریاستی میڈیا اور نظامِ تعلیم اس ماحول کو پیدا کرنے میں ہراول دستے کا کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلامی ریاست میں سرمایہ دارانہ مفاد پرست آئیڈیالوجی سمیت کسی بھی طرح کے کرپٹ افکار کی بنیاد پر سیاسی جماعتیں بنانے اور سیاست کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ پس ایک پاکیزہ سیاسی ماحول سیاسی جماعتوں میں ایسے لوگوں کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو اسلام کا شعور رکھتے ہوں اور اسلام کو اپنے قول و فعل کے لیے بنیاد بنانے کے عادی ہوں۔ نہ کہ وہ لوگ جو صرف طاقت اور اثر ورسوخ حاصل کرنا چاہتے ہیں یا مادی فائدے کا حصول چاہتے ہیں۔ اسلامی ریاست میں قرآن وسنت ہی تمام تر ریاستی ڈھانچے اور قوانین کا ماخذ ہوتے ہیں پس حکمران یا عوامی نمائندوں کے لیے اپنے مفاد کی خاطر قوانین کو تبدیل کرنا ممکن نہیں ہوتا، یہ امر کرپٹ اور مفاد پرست لوگوں کو سیاست اور ریاستی عہدوں سے دور رکھنے میں مدد ومعاون ثابت ہوتا ہے۔

آج دنیا میں ہر طرف پھیلے ہوئے سرمایہ دارانہ جمہوری نظام کے ہوتے ہوئے بعض لوگوں کے لیے یہ سب تصور کرنا محال ہے مگر ماضی میں اسلامی ریاست ایسا کر کے دکھا چکی ہے!

تحمل اور نارملائزیشن کی پالیسی ایٹمی پاکستان کے شیان شان نہیں ہے

2 اپریل 2019 کو لائن آف کنٹرول پر بھارتی افواج نے بلا اشتعال فائرنگ کر کے افواج پاکستان کے تین سپاہیوں اور دو شہریوں کو شہید جبکہ ایک سپاہی اور دو شہریوں کو زخمی کر دیا۔

جب سے بھارت میں مودی برسر اقتدار آیا ہے بھارت کی جانب سے لائن آف کنٹرول اور ورکنگ باونڈری پر بلا اشتعال اور جارحانہ فائرنگ ایک معمول بن گیا ہے۔ بھارت کا جارحانہ رویہ اس وجہ سے ہے کیونکہ پاکستان کی سیاسی فوجی قیادت نے امریکا کے حکم پر بھارت کے خلاف " تحمل "(Restraint) کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ یہ تحمل کی پالیسی ہی بھارت کی حوصلہ افزائی کے لیے کم نہ تھی کہ پاکستان کی سیاسی و فوجی قیادت نے امریکا ہی کے حکم پر بھارت کے ساتھ "نارملائزیشن" کی پالیسی بھی شروع کر دی جبکہ مقبوضہ کشمیر میں اس کا ظلم وجبر اس قدر بڑھ گیا کہ ہے عالمی میڈیا تک چیخ اٹھا ہے کہ کشمیر کے مسلمان بھارت کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے اور مقبوضہ کشمیر کے پڑھے لکھے نوجوان شہید برہان وانی کی تقلید میں اسلحہ اٹھا رہے ہیں۔ کیا کوئی ہوش مند اور عقل مند ایک ایسے جارح دشمن کے خلاف " تحمل " اور "نارملائی زیشن " کی پالیسی اختیار کر سکتا ہے جو مسلسل حملے کر رہا ہے؟ پاکستان کی سیاسی و فوجی قیادت کا انتہائی غیر معقول کردار اس لیے بھی انتہائی قابل مذمت ہے کہ بھارت یہ جارحیت بھوٹان یا سکم کے خلاف نہیں کر رہا ہے بلکہ دنیا کی واحد مسلم ایٹمی طاقت کے خلاف کر رہا ہے جس کے پاس دنیا کے ساتویں بڑی آرمی بھی ہے اور جس کی فضائیہ نے حال ہی میں بھارتی فضائیہ کو دھول چٹا کر اپنی زبردست صلاحیتوں اور برتری کو بھی ثابت کیا ہے۔ تحمل اور نارملائزیشن کی پالیسی ایک بزدلانہ پالیسی ہے جو پاکستان جیسی طاقت کے کسی صورت شایان شان نہیں بلکہ پاکستان کے 22 کروڑ بہادر مسلمانوں اور افواج پاکستان کی شدید توہین ہے۔

جب تک تحمل اور نارملائزیشن کی پالیسی کو مسترد کر کے بھارت کو صرف منہ توڑ جواب ہی نہیں بلکہ ایک بھرپور وار کر کے پورے مقبوضہ کشمیر کو اس کے جبر و استبداد سے آزاد نہیں کرایا جاتا وہ اپنی ذلالت اور خباثت کا مظاہرہ کرتا رہے گا۔ لہٰذا افواج پاکستان میں موجود مخلص افسران کو چاہیے کہ وہ ایک ایسی سیاسی قیادت کو نصرۃ فراہم کریں جو نبوت کے طریقے پر پاکستان میں خلافت کا قیام عمل میں لائے اور پھر خلیفہ راشد افواج پاکستان کے شیروں کو کھلا چھوڑ دے گا جو رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو حاصل کرنے کے لیے ایک طوفان کی طرح مشرک افواج پر ٹوٹ پڑیں گے اور مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ پورے ہندوستان کے مظلوم عوام کو ظالم ہندو بنیے کے جبر سے آزاد کرائیں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا،

فَاِنۡ قٰتَلُوۡكُمۡ فَاقۡتُلُوۡهُمۡ‌ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ

"ہاں اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کر ڈالو۔ کافروں کی یہی سزا ہے"(البقرۃ:191)۔